3457 ـ عورتوں کے لیے نماز تروایح ادا کرنے کا حکم

سوال

کیا عورتوں پر نماز تروایح کی ادائیگی ہے، اور کیا ان کے لیے گھر میں ادا کرنا افضل ہے، یا وہ اس غرض کے لیے مسجد جائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز تراویح سنت مؤکدہ ہیں، اور عورتوں کے حق میں گھر میں ہی قیام اللیل کرنا افضل ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم اپنی عورتوں کو مساجد سے منع نہ کرو، اور ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں "

سنن ابو داود باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد: باب التشديد في ذلك، اور صحیح الجامع حدیث نمبر (7458).

بلکہ عورت کی نماز جتنی مخفی اور پوشیدہ جگہ میں ہو گی اتنی ہی افضل ہو گی، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا اس کے صحن میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، اور اس کا اپنے پچھلے کمرہ میں نماز ادا کرنا اپنے گھر میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے "

سنن ابو داود کتاب الصلاۃ باب ما جاء في خروج النساء الی المسجد حدیث نمبر (483) اور صحیح الجامع حدیث نمبر (3833).

اور ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی ام حمید رضی اللہ تعالی عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگی اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے ساتھ نماز ادا کرنا پسند کرتی ہوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

مجھے علم ہے کہ تجھے میرے ساتھ نماز ادا کرنا محبوب ہے، تیرا اپنے گھر کے اندر والے کمرہ میں نماز ادا کرنا گھر کے صحن میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، اور تیرا گھر کے صحن میں نماز ادا کرنا گھر کے احاطہ میں نماز ادا

کرنے سے بہتر ہے، اور گھر کے احاطہ میں نماز ادا کرنا قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، اور تیرا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے"

راوي بيان كرتے ہيں كہ: انہوں نے اپنے گھر میں بالكل آخرى كونے اور اندھيرى جگہ ميں نماز ادا كرنے كى جگہ تيار كروائى تو وہ فوت ہونے تك وہيں نماز ادا كرتى رہيں.

مسند احمد حديث نمبر (25842) اس كے رجال ثقات ہيں.

ليكن يہ افضليت انہيں مسجدوں ميں جانے كى اجازت دينے سے منع نہيں كرتى، جيسا كہ عبد اللہ بن عمر رضى اللہ تعالى عنہما كى حديث ميں ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو يہ فرماتے ہوئے سنا:

" جب تمہارى عورتيں مسجدوں ميں جانے كى اجازت مانگيں تو انہيں مسجدوں ميں جانے سے منع نہ كرو"

بلال بن عبد اللہ رحمہ اللہ كہنے لگے: اللہ كى قسم ہم انہيں ضرور منع كرينگے، تو عبد اللہ رضى اللہ تعالى نے ان كى جانب متوجہ ہو كر انہيں بہت ہى سخت الفاظ ميں برا بھلا كہا ايسا ميں نےكبھى بھى ان سے نہيں سنا تھا، اور انہيں كہنے لگے: ميں نے تجھے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى حديث بتائى ہے، اور تو كہتا ہے كہ ہم انہيں ضرور منع كرينگے"

صحيح مسلم حديث نمبر (667).

ليكن عورت مندرجہ ذيل شروط پر عمل كر كے مسجد جا سكتى ہے:

1 ـ مكمل اور پورى باپرد ہو كر نكلے.

2 ـ خوشبو اور عطر وغيرہ نہ لگايا ہو.

3 ـ خاوند كى اجازت سے جائے.

اور اس كے نكلنے ميں كوئى اور حرام كام مثلا ڈرائيور كے ساتھ خلوت اور اكيلے جانا وغيرہ نہ ہو.

اگر ان مذكورہ اشياء ميں سے عورت نے كسى كى بھى مخالفت كى تو خاوند اور اس كے سربراہ كو مسجد جانے سے منع كرنے كا حق حاصل ہے، بلكہ اس پر اسے منع كرنا واجب ہے.

ميں نےاپنے استاذ اور شيخ عبد العزيز سے نماز تروايح كے متعلق اور خاص كر عورت كا مسجد ميں نماز كى افضليت كے بارہ ميں سوال كيا تو انہوں نے نفى ميں جواب ديا، كہ عورت كى گھر ميں نماز كى افضليت والى احاديث عام ہيں

جو تراویح اور غیر تراویح سب کو شامل ہیں. واللہ اعلم

ہم اللہ تعالی سے اپنے اور اپنے سب مسلمان بھائیوں کے لیے اخلاص اور قبول کی دعا کرتے ہیں، اور اللہ تعالی ہمارے اعمال کو اپنے پسندیدہ بنائے اور ہم پر راضی ہو، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .